Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2, Issue-2(July-December, 2024)
ISSN: (2311-6552)
Published:
December 30, 2024

The Reality and importance of human knowledge: In the light of Qur'anic Verses

آیاتِ قرآنی کی روشنی میں انسانی علم کی حقیقت اور اہمیت

Dr. Naeem Anwar Al-Azhari
Associate Professor, Government College University, Lahore.

Abstract

The preservation of the Qur'anic text holds immense significance in Islamic tradition, ensuring the authenticity and consistency of its message across generations. This study explores the historical and methodological aspects of the Qur'an's preservation, focusing on two primary means: oral transmission (*Hifẓ*) and written documentation (*Rasm*). Oral transmission (*Hifẓ*) has played a critical role in safeguarding the Qur'anic text since its revelation, with the Prophet Muhammad's Companions memorizing and transmitting the text accurately through rigorous methods. Alongside this, the compilation and standardization of the written Qur'anic manuscript under the Caliphs, particularly Uthman ibn-e Affan (R.A), marked a significant milestone in preserving the Qur'an. This article critically examines the processes of *Hifẓ* and *Rasm*, highlighting their complementary roles in maintaining the integrity of the Qur'an. By exploring historical accounts, scholarly debates, and the influence of early Islamic calligraphy on manuscript preservation, this study provides a comprehensive understanding of how both oral and written traditions contributed to the Qur'an's authenticity. Moreover, the research delves into the transmission chain, the role of Qur'anic reciters (qurrā'), and the impact of codification on the widespread accessibility of the text. Through this analysis, the study underscores the unparalleled accuracy of the Qur'an's preservation over time, which has ensured the uniformity of

its recitation and script across diverse Islamic communities.

Keywords: Qur'anic preservation, oral transmission, ḥifẓ, scriptural manuscripts, rasm, Uthmanic codex, qurrā', Islamic calligraphy, textual integrity, Islamic history.

اس کائنات میں بسنے والے تمام انسانوں کے پاس جتنے بھی علوم ہیں، وہ سب کے سب ربِّ کائنات کی عطا ہیں۔ وہ سارے کے سارے، انسان پر ربِّ ذوالجلال کی کرم نوازی ہے۔ انسان جس بھی شعبے کا علم اپنے وجود میں رکھے، وہ اس پر اس کے ربّ کی عنایت ہے۔ انسانی وجود میں پانے والے علم کی حقیقت صرف اور صرف یہی ہے کہ انسان کا معلم خود ربِّ کائنات ہے، وہ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے:

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔(1)

"جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

اب جس انسان کو ربّ نے علم سکھایا ہے، وہ ربّ انسان کے لیے معلم ہے اور انسان اس معلم کے سامنے متعلم ہے۔ قرآن، انسان کے اس معلم کے علم کی مختلف، صفات، مراتب اور شانوں کا تذکرہ کرتا ہے، جن کو جان کر انسان، اپنے معلم ربّ سے محبت بھی کرتا ہے اور اس کی مختلف صفات، مراتب اور شانوں سے استفادہ بھی کرتا ہے اور ان کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ اس لیے وہ ربّ خود قرآن میں فرماتا ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۔(2)

"اللہ کے رنگ سے بڑھ کر کس کا رنگ (حسین) ہے۔"

اب ربّ کی شانِ علم سے استفادہ کرنا یہ ہے کہ جب انسان جو ربّ کی بارگاہ میں متعلم ہے اور دوسرے انسانوں کے ہاں معلم ہے، جب وہ اپنی شانِ معلمیت کا اظہار کرے تو اس میں علمِ الٰہی سے استفادہ نظر آئے۔ اس کا علم، علمِ باری کا مظہر نظر آئے اور اس کا علم، علمِ خداوندی سے مکتسب دکھائی دے۔

ہم انسان کو "علم الانسان" کا اعزاز بخشنے والے معلمِ حقیقی کی شانِ علم کو قرآن سے جانتے ہیں۔ قرآن، اللہ ربّ العزت کی شانِ علم کو یوں اُجاگر کرتا ہے کہ ربّ کی شان علم یہ ہے:

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔(3)

"اللہ اُن (تمام) چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔"

یہ آیتِ کریمہ اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اس کائناتِ ارضی و سماوی کی ہر ہر چیز کو جاننے والا، فقط اور فقط اللہ ربّ العزت ہی ہے۔ ساری کائنات اور تمام مخلوقات کا عالم، صرف اور صرف اللہ ہی ہے۔ اس کائنات کی ہر چیز کا علم رکھنے والا صرف اور صرف اللہ ہی ہے۔ اس کائنات کا ظاہر بھی اس پر عیاں ہے اور اس کائنات کا نہاں بھی اس پر روشن ہے، اس لیے کہ وہ خود قرآن میں اس کا یوں اظہار فرماتا ہے:

اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ غَیۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۙ وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا کُنۡتُمۡ تَکۡتُمُوۡنَ-(4)

"میں آسمانوں اور زمین کی (سب) مخفی حقیقتوں کو جانتا ہوں، اور وہ بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔"

پھر فرمایا: اَلَمۡ تَعۡلَمۡ۔(5) "کیا تمہیں معلوم نہیں۔"

کیا تم نہیں جانتے ہو؟ کیا تمہیں اس حقیقت کی خبر نہیں ہے؟ کیا تمہارے پاس یہ علم نہیں ہے؟

اس کے بعد اس کا جواب دیا جارہا ہے کہ اس بات کا علم، اس حقیقت کا جاننا اور ماننا کہ:

اَنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ-(6)

"اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے۔"

اس ربّ کی شانِ علم یہ ہے کہ وہ "عالم الغیب" بھی ہے اور "عالم الشہادۃ" بھی ہے۔ جو چیز انسانوں کی نگاہوں کے سامنے ہے، جو چیز انسانی عقول میں ہے اور جو چیز انسانی ذہنوں میں ہے اور جو فکر و فلسفہ انسانی دماغوں میں ہے، یہ سب کچھ "عالم الشہادۃ" ہے اور اس کا سب سے زیادہ جاننے والا اللہ ہی ہے۔ وہ علوم جو ابھی تک انسانی دماغوں اور عقلوں تک نہیں پہنچے، اور وہ علوم جو ابھی تک انسانی ذہنوں اور زبانوں پر نہیں آئے، ابھی وہ "عالم غیب" میں ہیں، ابھی وہ مخفی اور پوشیدہ ہیں۔ ربّ العالمین اپنی شانِ عالم الغیب کے تحت ان سارے نہاں اور عیاں علوم کو بھی جاننے والا ہے۔

اس لیے وہ قرآن میں فرماتا ہے کہ اس کی شان علم یہ ہے:

عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّهَادَۃِ-(7)

"اللہ پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے۔"

ظاہر تو اس کے سامنے عیاں ہی ہے، مگر وہ غیب کو بھی اسی طرح جانتا ہے جس طرح ظاہر کو جانتا ہے۔ انسانی آنکھ کو جو نظر آتا ہے، وہ ظاہر ہے، اور انسانی عقل کو جو سجھائی دیتا ہے وہ ظاہر ہے۔ اس کے برعکس انسانی آنکھ کو جو نظر نہیں آتا اور جو اس کی عقل کو سجھائی نہیں دیتا، وہ غیب ہے اور وہ غیب بھی اللہ پر عیاں ہے۔ اس لیے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ-(8)

"بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو جاننے والا ہے۔"

اس ربّ العالمین کی "عالم الغیب" ہونے کی شان یہ ہے کہ سارے غیوب، اس پر ظاہر ہیں۔ کائناتِ ارضی و سماوی کی کوئی چیز بھی اس سے مخفی نہیں ہے۔اس لیے کہ اس ربّ کی شان یہ ہے:

اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ-(9)

"بے شک تو ہی غیب کی سب باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔"

دنیوی واُخروی حیات کا علم:

ربّ العالمین، انسان کو کیسے اور کس کس طرح سے جانتا ہے؟ اس کی کن کن چیزوں کا علم رکھتا ہے؟ ربّ تعالیٰ اپنے بندے کو کس کس انداز میں دیکھتا اور جانتا ہے؟۔۔۔ قرآن مجید اس کا ذکر یوں کرتا ہے کہ وہ ربّ اپنے بندے کی دنیوی حیات کے ساتھ ساتھ اس کی اخروی حیات کو بھی جانتا ہے۔ دنیوی زندگی میں اس کے چلنے پھرنے کے مقامات کیا ہیں؟ اور اخروی زندگی میں اس کی منزل اور ٹھکانہ کیا ہے؟۔۔۔ وہ سب جانتا ہے۔اس ضمن میں سورہ محمد میں ارشاد فرمایا:

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَکُمْ وَمَثْوٰکُمْ-(10)

"(اے لوگو!) اور اللہ دنیا میں تمہارے چلنے پھرنے کے ٹھکانے اور آخرت میں تمہارے ٹھہرنے کی منزلیں (سب) جانتا ہے۔"

سورہ ھود میں فرمایا:

وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا-(11)

"وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ اور اس کے امانت رکھے جانے کی جگہ کو بھی جانتا ہے۔"

انسان کی عملی زندگی میں سب سے زیادہ انسان کے اقوال وافعال ہیں۔ جہاں تک قول کی بات ہے تو ربّ تعالیٰ انسان کے ہر ہر قول کو، جو وہ کہتا ہے، جس قول پر انسان ناز کرتا ہے اور جس قول پر انسان فخر کرتا ہے، انسان کی زبان سے نکلنے والا وہ قول، خواہ قولِ جہری یا قولِ سری ہو، وہ قولِ اخفی ہو یا قولِ اظہر ہو، وہ قولِ کتمان ہو یا قولِ نجویٰ ہو، وہ قولِ ظاہر ہو یا قولِ مخفی ہو، غرض انسان کا ہر قول اپنے رب پر ظاہر ہے، کوئی قول بھی، ربّ تعالیٰ سے مخفی نہیں ہے۔ وہ انسان کے ہر قول کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور اس کے ہر قول کا اعلم ہے۔اس لیے وہ رب قرآن میں انسان کے قول کی ساری صورتوں کو جاننے کے حوالے سے سورہ الانبیاء میں اسے یوں بیان فرماتا ہے:

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2, Issue-2(July-December, 2024)
ISSN: (2311-6552)

إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ-(12)

"بے شک وہ بلند آواز کی بات بھی جانتا ہے اور وہ (کچھ) بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔"

مزید ارشاد فرماتا ہے:

وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ-(13)

"وہ جانتا ہے اور ان باتوں کو (بھی) جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو، اور جو ظاہر کرتے ہو۔"

اسی مضمون کو سورۃ الاعلیٰ میں یوں بیان فرمایا:

إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى-(14)

"بے شک وہ ربّ جہر اور خفی (یعنی ظاہر و پوشیدہ اور بلند و آہستہ) سب باتوں کو جانتا ہے۔"

اس ضمن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حوالے سے سورہ ابراہیم میں بیان کیا، وہ دونوں اس بات کا، ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں اقرار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ-(15)

"اے ہمارے ربّ! بے شک تو وہ (سب کچھ) جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں۔"

علاوہ ازیں مزید فرمایا:

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ-(16)

"اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں، اور اللہ پر کوئی بھی چیز نہ زمین میں پوشیدہ ہے اور نہ ہی آسمان میں (مخفی ہے)۔"

سورہ المائدہ میں فرمایا:

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ-(17)

"اور اللہ وہ (سب) کچھ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔"

سورہ الانعام میں اسی حقیقت کو یوں واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ-(18)

"جو تمہاری پوشیدہ اور تمہاری ظاہر (سب باتوں) کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کمار ہے ہو وہ (اسے بھی) جانتا ہے۔"

سورہ طہٰ میں اس سارے مضمون کو یوں واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى۔(19)

”اور اگر آپ ذکر و دعا میں جہر (یعنی آواز بلند) کریں (تو بھی کوئی حرج نہیں) وہ تو سِرّ (یعنی دلوں کے رازوں) اور اخفیٰ (یعنی سب سے زیادہ مخفی بھیدوں) کو بھی جانتا ہے (تو بلند التجاؤں کو کیوں نہیں سنے گا)۔“

متذکرہ بالا تمام آیات نے اس حقیقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر دیا ہے کہ وہ ربّ انسان کے ہر ہر قولِ ظاہر اور ہر ہر قولِ خفی کو جانتا ہے۔ انسان کا کوئی قول، اس کے علم سے باہر نہیں ہے۔ انسان کے قول کا کوئی راز ربّ سے مخفی نہیں ہے۔ انسان کے قول کے تمام مقاصد اور سارے اسرار، اس ربّ پر عیاں ہیں۔ انسان کا کوئی قول رب کے علم سے ماوراء نہیں ہے۔

انسان سے متعلقہ دوسری چیز ”انسان کا فعل“ ہے، انسان کے وجود سے صادر ہونے والا عمل ہے، انسان کے اعضا ء سے جاری ہونے والا کوئی شغل ہے۔ کیا ربّ تعالیٰ انسان کے اعمال وافعال کو بھی دیکھ رہا ہے؟ کیا وہ انسان کے تمام اعمال کا علم رکھتا ہے؟ قرآن انسانی اعمال کے حوالے سے علم الٰہی کو مختلف انداز میں واضح کرتا ہے۔ سورہ الشوریٰ میں یوں بیان کیا:

وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ۔(20)

”جو کچھ تم عمل کرتے ہو، اللہ اسے جانتا ہے۔“

سورہ النحل میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ۔(21)

”بے شک اللہ خوب جانتا ہے، جو کچھ تم کرتے ہو۔“

سورہ العنکبوت میں فرمایا:

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ۔(22)

”اور اللہ ان کاموں کو جانتا ہے، جو تم کرتے ہو۔“

سورہ بقرہ میں ارشاد فرمایا:

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔(23)

”اور یہ جان لو بے شک جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔“

سورہ الحج میں ارشاد فرمایا:

اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔(24)

”اللہ بہتر جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔“

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2, Issue-2(July-December, 2024)
ISSN: (2311-6552)

سورہ الزمر میں ارشاد فرمایا:

وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ-(25)

"اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں۔"

سورہ البقرہ میں ارشاد فرمایا:

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ-(26)

"اللہ تمہارے اعمال کو خوب جاننے والا ہے۔"

اور سورہ محمد میں ارشاد فرمایا:

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ-(27)

"اور اللہ تمہارے سب اعمال کو خوب جانتا ہے۔"

مذکورہ بالا آیات اس بات کو واضح کر رہی ہیں کہ انسان کا کوئی عمل رب تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انسان کے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے۔ انسان جو کچھ کر رہا ہے، وہ سب ربّ کے سامنے عیاں ہے۔ وہ انسانی افعال کو دیکھتا بھی ہے اور جانتا بھی ہے۔ گویا قول اور فعل انسان کی کل دنیا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے قول و فعل کے علاوہ اور کون کون سی حقیقتیں یعلم اللہ کے تحت قرآن ذکر کرتا ہے۔ وہ رب انسان کو متوجہ کرتا ہے کہ انسان کی کوئی چیز رب سے مخفی نہیں ہے۔ انسان کا کوئی کام رب سے پوشیدہ نہیں ہے۔ انسان کا کوئی بول رب کے علم سے باہر نہیں ہے۔ رب کا علم انسان کا احاطے کیے ہوئے ہے۔ اس لیے سورہ طہ میں ارشاد فرمایا:

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا-(28)

"وہ ان (سب چیزوں) کو جانتا ہے جو ان کے آگے ہیں اور جو ان کے پیچھے ہیں اور وہ (اپنے) علم سے اس (کے علم) کا احاطہ نہیں کر سکتے۔"

وہ رب انسان کے "**ایدیھم**" اس کے حال و مستقبل کو بھی جانتا ہے اور وہ رب انسان کے "**خلفھم**" اس کے ماضی کو بھی جانتا ہے۔ انسان کی ساری زندگی اور اس کے سارے احوال رب اپنے علم کے ذریعے احاطہ کیے ہوئے ہے۔ انسان محیط ہے اور رب اپنے علم سے اس کا احاطے کیے ہوئے ہے۔ جبکہ انسان اپنے علم سے رب کی شانوں کا احاطہ نہیں کر سکتا ہے۔ البتہ ان کا ذکر کر سکتا ہے۔ ان شانوں کو سمجھ سکتا ہے ان کی معرفت حاصل کر سکتا ہے۔

رب، انسان کے عدم کو بھی جانتا ہے اور اس کے وجود کو بھی جانتا ہے۔ جب انسان وجود کی پہلی صورت میں ڈھلتا ہے اور

رحم مادر میں استقرار پاتا ہے تو باری تعالیٰ ان احوال کو بھی جانتا ہے۔اس کے بعد انسانی زندگی کے تمام مراحل اور ان میں آنے والے نشیب و فراز کو بھی جانتا ہے۔انسان کے معاش، روزگار، اس کے ہنر و کمال سب کو جانتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی دنیوی زندگی کا اختتام کہاں اور کیسے ہونا ہے، وہ اسے بھی جانتا ہے۔اس لیے ارشاد فرمایا:

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ ۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔(29)

''اور جو کچھ رحموں میں ہے وہ جانتا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا (عمل) کمائے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین پر مرے گا بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے، خبر رکھنے والا ہے، (یعنی علیم بالذّات ہے اور خبیر للغیر ہے، اَز خود ہر شے کا علم رکھتا ہے اور جسے پسند فرمائے باخبر بھی کر دیتا ہے)۔''

سورہ الرعد میں ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی۔(30)

''اللہ جانتا ہے جو کچھ ہر مادہ اپنے پیٹ میں اٹھاتی ہے۔''

ہم قرآن سے اس مضمون کو جان رہے ہیں کہ اللہ انسان کو کس کس طرح جانتا ہے۔انسان کے جملہ احوال کا علم اللہ کیسے رکھتا ہے۔انسان کے بارے میں اللہ کا علم کیا ہے اور انسان اللہ کے علم کے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے۔اللہ تو انسان کے دل کے احوال کو جانتا ہے۔ارشاد فرمایا:

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ۔(31)

''اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔''

سورہ آل عمران میں ارشاد فرمایا:

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ۔(32)

''اور اللہ ان باتوں کو خوب جانتا ہے، جو وہ چھپا رہے ہیں۔''

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ۔(33)

''اور اللہ تمہارے ایمان کی کیفیت کو خوب جانتا ہے۔''

جہاں رب ہمارے ایمان کو جانتا ہے، ہمارے دل سے مومن ہونے کو جانتا ہے، وہاں وہ رب فرماتا ہے مجھ سے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارا دشمن کون ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِکُمۡ-(34)

"اور اللہ تمہارے دشمن کو خوب جانتا ہے۔"

اللہ اپنے فرمانبردار بندوں کو بھی جانتا ہے اور نافرمان لوگوں کو بھی جانتا ہے۔اس لیے فرمایا:

اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَعۡلَمَ بِالشّٰکِرِیۡنَ-(35)

"کیا اللہ شکر گزاروں کو خوب جاننے والا نہیں ہے۔"

جہاں رب اپنے فرمانبرداروں کو جانتا ہے وہاں وہی رب اپنے نافرمانوں کو بھی جانتا ہے اور ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو اس کی مخلوق پر ظلم کرتے ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِالظّٰلِمِیۡنَ-(36)

"اور اللہ ظالموں کو خوب جاننے والا ہے۔"

وہ لوگ جو راہ راست سے بھٹک گئے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں اور ان کے مقابل وہ لوگ جو ہدایت یافتہ ہیں رب ان کو بھی جانتا ہے۔ارشاد فرمایا:

اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعۡلَمُ مَنۡ یَّضِلُّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ۚ وَھُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُھۡتَدِیۡنَ-(37)

"بے شک آپ کا رب ہی اسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا ہے اور وہی ہدایت یافتہ لوگوں سے (بھی) خوب واقف ہے۔"

وہ رب انسانوں میں سے جو سرکش اور باغی ہو گئے ہیں اور نافرمانی اور بدعملی کی آخری حدوں کو پہنچ چکے ہیں رب انہیں بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ارشاد فرمایا:

اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُعۡتَدِیۡنَ-(38)

"اور یقیناً آپ کا رب حد سے تجاوز کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔"

یہ سارا بیان یعلم اللہ اور واللہ یعلم، واللہ اعلم کے تناظر میں ہو رہا ہے کہ رب سب کچھ جانتا ہے۔وہ رب اس کائنات کو بھی جانتا ہے اور اس میں بسنے والی تمام مخلوقات کو بھی جانتا ہے۔

اللہ کی زمین پر جو لوگ فساد بپا کرتے ہیں باری تعالیٰ فرماتا ہے میں ان کو بھی جانتا ہوں۔ارشاد فرمایا:

وَرَبُّکَ اَعۡلَمُ بِالۡمُفۡسِدِیۡنَ-(39)

"اور آپ کا رب فساد انگیزی کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔"

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2, Issue-2(July-December, 2024)
ISSN: (2311-6552)

اللہ اپنے بندوں کو ہر ہر جہت سے جانتا ہے۔ارشاد فرمایا:

اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ-(40)

”اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔“

مزید براں ارشاد فرمایا:

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ-(41)

”اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم بیان کر رہے ہو۔“

سورہ الاسراء میں فرمایا:

رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِکُمْ-(42)

”تمہارا رب ان باتوں کو خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہیں۔“

سورہ النجم میں ارشاد فرمایا:

ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ ۙ وَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اھْتَدٰی-(43)

”بے شک آپ کا رب اس شخص کو (بھی) خوب جانتا ہے جو اُس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور اس شخص کو (بھی) خوب جانتا ہے جِس نے ہدایت پالی ہے۔“

اسی طرح ارشاد فرمایا:

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ -(44)

”جو کچھ تم کہتے ہو ہم اسے خوب جانتے ہیں۔“

سورہ الاسراء میں ارشاد فرمایا:

فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ ھُوَ اَھْدٰی سَبِیْلًا-(45)

”اور آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ سب سے زیادہ سیدھی راہ پر کون ہے۔“

سورہ العنکبوت میں ارشاد فرمایا:

اَوَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ-(46)

”کیا اللہ ان (باتوں) کو نہیں جانتا جو جہان والوں کے سینوں میں (پوشیدہ) ہیں۔“

سورہ النجم میں فرمایا:

ISSN: (2311-6552)

وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰی-(47)

”اور اللہ اس شخص کو بھی خوب جانتا ہے جس نے ہدایت پالی ہے۔“

سورہ الممتحنۃ میں فرمایا:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ-(48)

”اللہ ان کے ایمان کی حقیقت سے خوب آگاہ ہے۔“

یہ ساری آیات بزبان حال کہہ رہی ہیں کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔اس کائنات کے ذرے ذرے کو وجود دینے والا رب، اس کائنات کی ہر چیز سے خوب آگاہ ہے۔وہ اپنے پاس سب کا علم رکھتا ہے۔اس کا علم سب کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔کوئی چیز اس کے علم سے مخفی نہیں،انسان کی کوئی بھی حالت اس کے علم سے ماوراء نہیں۔اس لیے وہ علیم لکل شیئ ہے۔اس لیے کہ وہ علم حکم کی شان والا ہے۔اس لیے کہ واسعٌ علیم کا مالک ہے، سمیع علیم اس کی شان ہے۔واللہ بما تعملون علیم یہ اس کی قوت کا اظہار ہے۔وہ علیم بالمتقین ہے،وہ علیم بذات الصدور کا مالک ہے۔وہ علیم حکیم کی شان رکھنے والا ہے۔اس کے علم کی شان تفوق یہ ہے وہ عزیزٌ علیمٌ کی صفت والا ہے۔علیم قدیر بھی اسی کی شان ہے اور علیم خبیر کی شان بھی اس کی ہے اور وہی ھوالفتاح العلیم کی ارفع شان رکھتا ہے۔غرضیکہ اس رب کا علم اس کائنات کی ہر ہر چیز پر محیط ہے۔اس کے علم کی شان کمال یہ ہے:

وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ-(49)

”وہ خشکی اور تری میں موجود جتنی بھی مخلوقات ہیں وہ سب کو جانتا ہے اسے سب کا علم ہے۔“

اس کے علم کا کمال یہ ہے:

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا-(50)

”اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر یہ کہ اللہ اسے بھی جانتا ہے۔“

حاضرین گرامی قدر! علم کی حقیقت یہ ہے اس دنیا کے سارے علوم کا خالق اللہ ہی ہے۔انسانوں کے ذہنوں اور عقلوں اور سوچوں کے ذریعے ان علوم کا ظہور ہو رہا ہے۔قرآن اس حقیقت کو بیان کرتا ہے:

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ-(51)

”فرمادیجئے کہ علم تو اللہ ہی کے پاس ہے۔“

اب یہ انسان کی ذمہ داری ہے کہ اپنے رب کی بارگاہ سے علم کی خیرات طلب کرے۔ہر طالب علم ہر روز اپنے رب کی بارگاہ سے یہ دعا ضرور کرے۔

رَّبِّ زِدۡنِي عِلۡمٗا-(52)

"اے میرے رب! مجھے علم میں اور بڑھادے۔"

یہ دعا ہر اہل علم کے لیے بھی لازم ہے۔ ہر اس شخص کے لیے ضروری ہے جو اپنے علم کو بڑھانا چاہتا ہو۔ وہ علم کے جس بھی میدان میں ہو وہ رب سے یہ دعا کرتا رہے اور محنت کرتا رہے۔ یقیناً باری تعالیٰ اس کو وہ علم عطا کردے گا۔ اسے اپنے علم میں اضافے کی نعمت عطا کردے گا۔ علم کے طالب کو اپنے مولا کی بارگاہ میں سائل بنتا ہے اس کی بارگاہ کا سائل کبھی خالی ہاتھ لوٹایا نہیں جاتا۔ رب اپنی شان کرم سے بندے کو علم کی نعمت اور دولت عطا کرے گا۔ اس لیے کہ وہ کہتا ہے:

أُجِيبُ دَعۡوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ -(53)

"ہم پکار والے کی پکار سنتے ہیں۔"

حوالہ جات:

1. العلق، 5:96
2. البقرہ، 138:2
3. الحجرات، 16:49
4. البقرہ، 33:2
5. الحج، 70:22
6. الحج، 70:22
7. الانعام، 73:6
8. فاطر، 38:35
9. المائدۃ، 116:5
10. محمد، 19:47
11. ھود، 6:11
12. الانبیاء، 110:21
13. التغابن، 4:64
14. الاعلیٰ، 7:87
15. ابراہیم، 38:14
16. ابراہیم، 38:14
17. المائدۃ، 99:5

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-2, Issue-2(July-December, 2024)
ISSN: (2311-6552)

18. الانعام،3:6
19. طہ،7:20
20. الشوریٰ،25:42
21. النحل،91:16
22. العنکبوت،45:29
23. البقرہ،233:2
24. الحج،68:22
25. الزمر،70:39
26. البقرہ،283:2
27. محمد،30:47
28. طہ،110:20
29. لقمان،34:31
30. الرعد،8:12
31. الاحزاب،51:33
32. آل عمران،167:3
33. النساء،25:4
34. النساء،45:4
35. الانعام،53:6
36. الانعام،58:6
37. الانعام،117:6
38. الانعام،119:6
39. یونس،40:10
40. ھود،31:11
41. یوسف،77:12
42. الاسراء،25:17
43. النجم،30:53
44. طہ،104:20
45. الاسراء،84:17

46. العنکبوت،10:29
47. النجم،30:53
48. الممتحنہ،10:60
49. الانعام،59:6
50. الانعام،59:6
51. الملک،26:67
52. طہ،114:20
53. البقرہ،186:2